حُسنِ اِنتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

تبصرہ: صبیح ہمدانی

● نام کتاب: تذکرۃ الشیخین   مرتب: محمد اسحاق ملتانی   ضخامت: ۶۲۴ صفحات   قیمت: درج نہیں
ملنے کا پتا: ادارۂ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان۔

حضرت قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی اس دیار میں تحفیظ و تدریسِ قرآن کے مجدّدِ اعظم تھے۔ آپ نے قرآن کے ساتھ محبت کی ایک نئی دھج کا آغاز کیا۔ حیاتِ مبارکہ کے لمحات کو بلا ناغہ اٹھارہ گھنٹے یومیہ تدریس قرآن میں صرف کیا۔ حاضر باشان شب و روز کی گواہی ہے کہ جب تک جاگتے رہتے تھے قرآن مجید سنتے تھے یا تلاوت میں مشغول رہتے تھے۔ علم اللہجات والقرآت میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ سے خصوصی خدمت لی۔ آپ نے اور آپ کے تلامذہ نے قراآتِ مشہورہ و متواترہ کو رائج و شائع کیا جو کہ عوام کے حافظوں سے اور زبانوں سے محو ہو چکی تھیں۔ اسلامی دنیا کے ہر خطے میں آپ کے سلسلۂ درس سے وابستہ افراد و جماعات اپنے استاذ کے نہج پر خدمتِ قرآن میں مشغول ہیں۔ آپ باقاعدہ فارغ التحصیل عالم دین تھے۔ تکمیلِ علمِ حدیث آپ نے دارالعلوم دیوبند سے کی۔ آپ کی ذاتِ بابرکات سے حفظ وضبطِ قرآن، علم اللہجات و الروایات، علم الفواصل والرسم غرض علوم قرآنی کے بے تحاشا اشاعت ہوئی خصوصاً ہمارے علاقے جنوبی پنجاب میں ایسا کوئی مدرّسِ قرآن تلاشِ بسیار کے باوجود دستیاب نہیں ہوگا جو حضرت والا کے سلسلۂ تلامذہ سے فیض یاب نہ ہوا ہو۔ آپ ایک منفرد طرزِ ادا کے مروّج تھے جس میں لہجوں کی مصنوعی بناوٹ سے زیادہ مخارجِ حروف اور مطلوباتِ تجوید پر توجہ دی جاتی تھی۔ اگرچہ یہ طرزِ ادا بعض قرا کے ہاں بذاتِ خود ایک مصنوعی لہجہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

علم و فضل میں حضرت قاری صاحب کے استاذ ذی شان حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی بھی اپنی مثال آپ تھے۔ قرآن اور اس کی روایات (حتی الشاذۃ) کا تو ذکر ہی کیا آپ کے بے مثل حافظے نے علم قراءت و تجوید کی تمام مروجہ کتابوں کو اپنے اندر سمویا ہوا تھا۔ آپ کی بے پناہ قوت حافظہ عجوبۂ عالم تھی۔ آخر میں حجاز کو ہجرت فرمائی قرّائے حجاز کو بھی اپنے معارف وطریقہ سے مستفید فرمایا۔ مدینہ پاک میں انتقال کے بعد وہیں مدفون ہیں۔

زیرِ نظر کتاب انہی ہستیوں کے احوال و سیر پر مشتمل ہے (اوّل الذکر حضرت قاری رحیم بخش صاحب کے زیادہ اور ثانی الذکر حضرت قاری فتح محمد صاحب رحمہما اللہ کے نسبتاً کم) اس سلسلے میں حضرت قاری رحیم بخش صاحب کے شاگرد رشید جناب مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری مدظلہ نے اپنے جلیل القدر استاذِ گرامی کے تلامذہ سے معلومات اکٹھی اور یک جا کیں اور حضرت قاری صاحب کے ہی شاگرد جناب اسحاق ملتانی نے ان کو ترتیب دے کر زیورِ طباعت سے آراستہ کیا۔ سلسلۂ رحیمیہ سے منسلک اور اس خطے میں تدریسِ قرآن کی اس عظیم تحریک سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے یہ کتاب قابلِ مطالعہ ہے۔ اگرچہ یہ کتاب معلومات فراہم کرتی ہیں لیکن ان معلومات کے مفید الاستناد ہونے کے کتنے ہی امکانات تھے جو ذرا سی بہتر ترتیب سے بروئے کار لائے جا سکتے تھے۔